مرثیہ ۲۵

رن میں ابروکماں کی آمد ہے
اصغرِ بے زباں کی آمد ہے
بھوک سے نیم جاں کی آمد ہے
پیاسے کی ناتواں کی آمد ہے (۱)
بھی خیمے میں شور ا ہوتا ہے
وعدہ ان کا بھی پورا ہوتا ہے

پیاس نے کر دیا ہے یہ عالم
غش پہ غش آتے ہیں اسے پیہم
ہلتے ہیں ہاتھ پاؤں بھی کم کم
سینے میں اب نہیں سماتا ہے دم (۲)
غم سے ماتم زدوں کو سکتا ہے
ننھا سید بڑا سسکتا ہے

رو نہیں سکتے منہ بناتے ہیں
آنکھیں الٹی ہوئی بناتے ہیں
خشک کام و زباں دکھاتے ہیں
غش سے رونے کے بیچ جاتے ہیں (۳)
منہ کھلا ہے دھڑکتی چھاتی ہے
سانس بھی اب اٹکتی جاتی ہے

سینہ گرمی کے مارے جلتا ہے
ننھا سا دل بڑا اچھلتا ہے
دمبدم رنگ کو بدلتا ہے
بس نہیں کچھ کسی کا چلتا ہے (۴)
نام پانی کا سب جو لیتے ہیں
منہ کو گھبرا کے کھول دیتے ہیں

ہونٹ نیلے ہیں اور چہرہ زرد
جسم ہے گرم ہاتھ پاؤں ہیں سرد
جم گئی ہے جھنڈولے بالوں میں گرد
روتے ہیں تو جگر میں اٹھتا ہے درد (۵)
ضعف سے ایڑیاں رگڑتے ہیں
کڑے پاؤں سے نکلے پڑتے ہیں

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

نہیں سر کو قرار تکیئے پر
ہیں پسینے سے بال سارے تر
منہ سے سوکھی زبان ہے باہر (۶)
تھرتھراتا ہے جسم رہ رہ کر
جھولے کی چوب کو پکڑتے ہیں
آنسو آنکھوں سے نکلے پڑتے ہیں

رو کے کہتی ہے بانوئے دلگیر
میں کدھر جاؤں کیا کروں تدبیر
ہائے بچے مرے تری تقدیر (۷)
نہ تو پانی ملا تجھے نہ شیر
حال جب دیکھتی ہے بد زینبؑ
کہتی ہے یا علیؑ مدد زینبؑ

خاک پر بیٹھی ہے بدیدۂ تر
چاک سینہ ہے اور کھلا ہے سر
خونِ اکبرؑ لگا ہے ماتھے پر (۸)
کہتی ہے دمبدم یہی رو کر
شہ کی لاش پر گئی زینبؑ
www.emarsiya.com
اے اجل کیوں نہ مری زینبؑ

ہائے کیا وقت ہے پڑا ہم پر
کرنے پائی نہ ماتمِ اکبرؑ
ہوئی درپیش رحلتِ اصغرؑ (۹)
اب میں نکلوں گی اوڑھ کر چادر
لشکرِ شام کے پاس جاؤں گی
حال بے شیر کا دکھاؤں گی

کہوں گی جا کے ہوں میں سیدانی
دیکھو مرتا ہے یہ مرا جانی
تشنگی کی ہے اس پہ طغیانی (۱۰)
واہ کیا خوب کی ہے مہمانی
کردے سیراب لال کو میرے
پانی دو نونہال کو میرے

اور سکینہؑ بھی بلبلاتی ہے
شانے بے شیر کے ہلاتی ہے
منہ پہ منہ رکھ کے یہ سناتی ہے (۱۱)
اٹھو بھیا کہ جان جاتی ہے
تیرے قرباں میں دل ملول گئی
میں نہ تو اپنی پیاس بھول گئی

www.emarsiya.com

فضہ چلاتی ہے حسینؑ آؤ　　پانی بے شیر کو پلا لاؤ
اپنی بہنوں کو آکے سمجھاؤ [12]　　علی اکبرؑ کا پرسا دے جاؤ
آؤ برپا کرو غمِ اصغرؑ
مرگِ اصغرؑ ہے ماتمِ اکبرؑ

خیمے میں آئے سرورِ عالم　　جھولے سے بے زباں کو لائے حرم
شہ نے دیکھا کہ ہے لبوں پہ دم [13]　　رو کے ارشاد پھر کیا بہم
میرے جانی مرے جگر آؤ
چلو میداں کی سیر کر آؤ

اے مرے پیارے اے مرے بے شیر　　جانتا ہوں میں بے کس و دلگیر
شدنی ہے قضائے ربِ قدیر [14]　　پانی تجھ کو نہ دینگے قومِ شریر
خیر میں اتنا کام کرتا ہوں
جا کے حجت تمام کرتا ہوں

www.emarsiya.com

کہہ کے یہ روئے سرورِ ذی جاہ　　لیا ہاتھوں پہ اپنا غیرتِ ماہ
کیا پنہاں عبا میں خاطر خواہ [15]　　اور کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
لے کے پیاسے کو اشکبار چلے
پشت خم کر کے بے قرار چلے

دشت میں یوں جو وہ جناب آیا　　چشمِ خورشید میں حجاب آیا
شور تھا نور کا سحاب آیا [16]　　ابر کے نیچے آفتاب آیا
دلِ اکبرؑ کا داغ روشن ہے
زیرِ دامن چراغ روشن ہے

بولا آکر قریب یک بدخو　　قتل . ب سے ہوا پسر مہ رو
نہ رہا شہ کا ضبط پر قابو [17]　　دل نکل آیا چیر کر پہلو
ایک بولا کہ عقل حیراں ہے
ہاں حمائل گلے میں قرآں ہے

شہ نے دامن جو رخ سے سرکایا نور نے جلوہ رخ کا چمکایا
لشکر ابنِ سعدؔ چلّایا (۱۸) چاند بدلی سے لو نکل آیا
شہؑ کے ہاتھوں پہ مسلقا دیکھا
یدِ بیضا کا معجزہ دیکھا

حُسن کو یہ رواج دیتا تھا طور ان کو خراج دیتا تھا
خسروِ چرخ باج دیتا تھا (۱۹) جان نازک مزاج دیتا تھا
شرم میں غرق آب ہے گوہر
جب تو خانہ خراب ہے گوہر

سب پکارے کہ لاجواب ہے یہ ذرّہ سمجھا کہ آفتاب ہے یہ
بلبلیں کہتی ہیں گلاب ہے یہ (۳۰) بولے قد سے فلک جناب ہے یہ
نورِ آنکھوں کا کور نے سمجھا
مہ روشن جبیں نے سمجھا

ہائے پانی ملا نہ دودھ اس کو کر دیا پیاس نے کبود اس کو
جانے قدرتِ ودود اس کو (۲۱) بھیجے تحفہ درود اس کو
اک نئی بات ہم سناتے ہیں
لعل دانتوں میں ہیرا کھاتے ہیں

لب پہ سو رنگ سے فدا یاقوت ہائے خشکی ہے ان لبوں کا قوت
دیتا لطفِ سخن ہے، عین سکوت (۲۲) وصف اس بات سے ہوا یہ ثبوت
پانی کے واسطے یہ روتے ہیں
بحر میں چشموں کے بحر سوتے ہیں

صاف تر ڈھونڈی بر سبیل نجات کیجئے مدحت دہن میں بات
بات سی بات مثلِ نبات (۲۳) تنگ ہے پیاس سے دہن ہیہات
نہیں گنجائش سخن گویا
شہر خاموش ہے دہن گویا

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

طوق منت کا ہاں اب آیا خیال   حسن کا دَور دورہ ہے فی الحال
گلے خورشید کے لگا ہے ہلال (۲۴)   دیکھئے اس ہلال کا یہ کمال
یہ تو سمجھے کہ بے مثال ہے یہ
کون سے شہر کا ہلال ہے یہ

بھاری اس ماہ پر بہت تھا یہ ماہ   ہے گلوگیر موت خاطر خواہ
لال دم میں ہلال ہوگا یہ آہ (۲۵)   لے گا گردن پہ خون یک شہ گمراہ
اب سر و تن میں دوری ہووے گی
ماں کی منت نہ پوری ہووے گی

ہاتھ شاخ بلور ہیں دونوں   موج کوثر ضرور ہیں دونوں
شاخ شمشاد و طور ہیں دونوں (۲۶)   چوب گلزار نور ہیں دونوں
کاہے کو ایسے ہاتھ ہوتے ہیں
ایسے دریا کے دونوں سوتے ہیں

چاند سا گورا گورا سینا ہے   سینا ہے یا کہ طور سینا ہے
صاف الماس کا نگینا ہے (۲۷)   بحر طلعت کا اک سفینا ہے
نہ اسے مہ نہ آفتاب لکھیں
برج میں حسن کی کتاب لکھیں

پاؤں کیا خوب اس نے ہیں پائے   رن میں بن پاؤں ہیں چلے آئے
آگے ہمت نثار ہو جائے (۲۸)   پا کو آئینہ منہ نہ دکھلائے
صاف طوبیٰ کو اس سے خجلت ہے
ہر قدم شاہ راہِ ہمت ہے

وصف کیا کیجئے قد و قامت کا   صاف مضمون ہے قیامت کا
دیکھو تو ہاں وہ ہائے ہمت کا (۲۹)   ہے یہ قامت الف قیامت کا
جان جائے ہر اک بنائے الف
جان کے بیچ میں ہے جائے الف

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

وان پہ محوِ ثنا تھا لشکرِ شام (۲۹) یاں پہ مرجھا رہا تھا وہ گلفام
متحیر کھڑے ہوئے تھے امام (۳۰) کی آخر کو عجز سے یہ کلام
ہائے اس کا یہ حال ہے یارو
اس کی صورت سوال ہے یارو

ہم کو سوکھی زباں دکھاتے ہیں غش پہ غش کل سے ان کو آتے ہیں
ہاتھ دریا کی سمت اٹھاتے ہیں (۳۱) نرگسی آنکھوں کو پھراتے ہیں
پیاسے کوثر پہ یہ سدھارتے ہیں
پاؤں جھولے میں دے دے مارتے ہیں

بے خطا بے قصور ناداں ہے پیاسا رہتا تمہارا مہماں ہے
ہونٹوں پر اس غریب کی جاں ہے (۳۲) رحم آوے جو تم کو احساں ہے
بچہ عمر دوبارہ پاوے گا
پانی دریا کا گھٹ نہ جاوے گا

www.emarsiya.com

جیتا چھوڑا نہ تم نے اکبر کو مارا ہم صورتِ پیمبر کو
تشنہ لب وہ سدھارا کوثر کو (۳۳) اب میں لایا ہوں اپنے اصغر کو
کہیں غش میں نہ دم نکل جاوے
پانی دے تو یہ سنبھل جاوے

غافلو تم کو کچھ شعور نہیں اتنا لازم تمہیں غرور نہیں
تم سمجھنا خدا کو دور نہیں (۳۴) میرے بچے کا کچھ قصور نہیں
بے گنہ کی نہ جان لو یارو
میرے کہنے کو مان لو یارو

اس کا دادا ہے ساقیِ کوثر آج پانی دو، ہوگا کل محشر
اڑ گئے، تم پیاسے اس جا پر (۳۵) میں بھی ضامن ہوں اور مرا اصغر
جام کوثر سے بھر کے لائے گا
پیاس تم لوگوں کی بجھائے گا

www.emarsiya.com

سب پہ ظاہر ہے اس کے جد کا حال — سائل کور نے کیا جو سوال
نان دو اے شہِ خجستہ خصال (۳۶) — بولے قنبر سے آب و نان نکال
بھوکا ہے یہ نہ دیر کر قنبر
جلد سائل کو سیر کر قنبر

بولا وہ نان ہے شتر پہ بار — کہا دے دے شتر کی اس کو مہار
بولا وہ ہے شتر میانِ قطار (۳۷) — کہا دیدے قطار بے تکرار
سنتے ہی حکم میرِ کوثر کا
چھوڑ کر ریسمان کو سرکا

پوچھا حضرت نے کیا سبب اس کا — عرض کی دل میں اپنے میں سمجھا
بحرِ بخشش ہے جوش پر تیرا (۳۸) — مجھکو دے دو تو کیا کروں مولا
ایسے فیاض کا یہ پوتا ہے
جان پانی بغیر کھوتا ہے

ہے غرض اس بیان سے فی الحال — پانی دو گے تو ہوگا اجر کمال
تیرا فاقہ ہے حرام حلال (۳۹) — اب میں کرتا ہوں صاف صاف سوال
یار و غمگیں سمجھ کے پانی دو
ہم کو مسکیں سمجھ کے پانی دو

بولے اعدا ہمیں نہیں یہ قبول — دیجئے اب سخن کو آپ نہ طول
کچھ نہ ہووے گا مانگنے سے حصول (۴۰) — جنگِ اکبرؑ نہیں گئے ہم بھول
ہم تو سب الاماں پکارتے تھے
اور وہ تلواریں ہم کو مارتے تھے

اسی اکبرؑ کا بھائی اصغرؑ ہے — واقعی ہم شبیہِ حیدرؑ ہے
اس کا دشمن تمام لشکر ہے (۴۱) — قتلِ اصغرؑ ثوابِ اکبر ہے
آپ تیر و سناں اسے دیں گے
بدر و صفین کا عوض لیں گے

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

اور سوا اس کے اے شہ دیگر ہوتا نو دس برس کا گر یہ صغیر
آنا میدان میں کھینچ کر شمشیر (۴۲) دیتا اکبر کے قتل کی تعذیر

کہتے آپس میں ہم دلیر آیا
تیغ کھینچے ہوئے وہ شیر آیا

جبکہ تیور میں اس کے بل پڑتے منہ سے شیروں کے دل نکل پڑتے
اس کے نعرے سے ہم اچھل پڑتے (۴۳) قبر میں مردے بھی دہل پڑتے

جب پکڑتا یہ ہم پنجے میں
کھینچتا موت کے شکنجے میں

جب یہ تیغ علی کو چمکاتا کون ہم میں بھلا اماں پاتا
گہہ ادھر آتا گہہ ادھر جاتا (۴۴) خوں کے دریا میں ہم کو نہلاتا

دم میں شمشیر کے ہم آجاتے
پھل کسی کا سمجھ کے کھا جاتے

www.emarsiya.com

چلتی جب فوج پر وہ جوں صرصر مثل برگ خزاں گراتا سر
مارتا سرکشوں کو سرتاسر (۴۵) پرزے اڑتے سپر کے جیسے پر

آٹھ ہوتے سپر کے چاروں پھول
ایک پھل کاٹتا ہزاروں پھول

گاہ وہ صف شکن کو دو کرتا گاہ ناوک فگن کو دو کرتا
گاہ شمشیر زن کو دو کرتا (۴۶) گاہ سر گہہ بدن کو دو کرتا

کاٹ کر گھوڑے کے وہ پیکر کو
ڈھونڈتے جبرئیل کے پر کو

تیر و شمشیر و دشنہ و خنجر نیزہ و تیغ اور سنان و تبر
گرز و دستانہ و کمان و سپر (۴۷) زرہ و خود و جوشن و بکتر

ثابت ان میں سے کوئی کم رہتا
تیغ ہوتی اور اس کا دم رہتا

www.emarsiya.com

فوج میں جب چمک کے وہ چلتی[47] موت گھبرا کے ہاتھوں کو ملتی
مرگ نخلِ حیات میں پھلتی[48] شمع لشکر میں شام کے جلتی
پیچھے اس شمع کے اجل آتی
مثل پروانہ موت جل جاتی

شیر سا جب وہ حملہ ور ہوتا پیدا رستم کے دل میں ڈر ہوتا
فوج میں قلب میں گذر ہوتا[49] حشر برپا اِدھر اُدھر ہوتا
ایک دو تین چار گر پڑتے
چار کیسے ہزار گر پڑتے

آگ کو خاک میں لگا دیتی باد کو آب وہ ملا دیتی
طالع مرگ کو جگا دیتی[50] بختِ بیدار کو سلا دیتی
جاگتے وہ جو مر کے رہ جاتے
سوتے دریائے خوں میں بہہ جاتے

www.emarsiya.com

سب کماندار ڈر کے چلّاتے گوشوں میں سہم کر وہ چھپ جاتے
وار کرتے اگر خطا پاتے[51] رخ نہ میدان اپنے دکھلاتے
تیر سے ہم روانہ ہو جاتے
تو دہ ہیں ہم نشانہ ہو جاتے

سن کے یہ بولے شاہِ نیک صفات اب یہ جاتے ہیں ہاتھ سے ہیہات
ظالموں جب کی بات جب کے سات[52] جب جواں ہوتے تب تھی ان کی بات
نہ بدی کا ادھر خیال کرو
نظر اس کو بچشم حال کرو

جنگ کرتے ہو ہوش میں آؤ جنگ اکبر بعزم ٹھہراؤ
حق کو ناحق ہو کرتے شرماؤ[53] جانے دو منہ نہ میرا کھلواؤ
یوں کسی پر کوئی جفا نہ کرے
غصّہ آوے مجھے خدا نہ کرے

www.emarsiya.com

پانی دریا کا گو ہمارا ہے — مہر میں میری ماں کے سارا ہے
مجھکو منظور خود کنارا ہے (۵۴) اپنا تسنیم پر اجارا ہے
پاس کن کی ہے یہ سبیل اپنی
کوثر اپنا ہے سلسبیل اپنی

ہم جو بگڑیں تو قہر ہو جاوے — دشت ہر اک شہر ہو جاوے
ابھی نابودِ دہر ہو جاوے (۵۵) پانی دریا کا زہر ہو جاوے
یہی دریا ابھی سراب بنے
ساغرِ مرگ بھی حباب بنے

جاؤ دریا پہ تم تو ہٹ جاوے — شور سے اس کی عمر گھٹ جاوے
موج زنجیر سے لپٹ جاوے (۵۶) دھار سے اس کی حلق کٹ جاوے
جان پانی کے نام پر دو تم
پیاسے آئے ہو جاؤ پیاسے تم

وہ تو وہ بر بھی بحر بن جائے — بحر بن کر ابھی سقر بن جائے
پانی سب شعلہ نا روا بن جائے (۵۷) شعلۂ آتشیں بھنور بن جائے
خاک ہو جل کے روح کی کشتی
میرا خیمہ ہو نوح کی کشتی

حکم اپنا ہے جزو و کل پہ رواں — گر کہیں چرخ کو زباں سے ہاں
صاف دکھلائے عالم باراں (۵۸) ایک قطرے سے اٹھے سو طوفاں
گر زباں اپنی خشک ہل جاوے
لب دریا لبوں سے مل جاوے

دے صدف آب گوہر نایاب — لائے سقائے چرخ بھر کر آب
خضر آب بقا کو لائے شتاب (۵۹) اترے نیساں بدیدۂ پُر آب
دے فلک آفتاب کا ساغر
لائے دریا حباب کا ساغر

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

دشت کو بوستاں بنا دیں ہم (۵۹) کاہ کو کہکشاں بنا دیں ہم
خار کو گلستاں بنا دیں ہم (۶۰) نہ زمیں آسماں بنا دیں ہم
غرب سے آفتاب کو پھیریں
تیر سے ہم شہاب کو پھیریں

ہو جو ممکن اسے محال کریں سرکش کو پائمال کریں
خلعتِ ماضیہ کو حال کریں (۶۱) چوبِ خشکیدہ کو نہال کریں
الٹے ہم موج آب کے پھیریں
بر میں کشتی حباب کے پھیریں

اور سوا اس کے کلمہ گو ہو تم رحم دل میں ہوں زشت خو ہو تم
دشمنِ جانِ میرے گو ہو تم (۶۲) اس سے کیا کام خیر جو ہو تم
نہیں اس میں کلام ہے مجھ کو
کام ہے اپنے کام سے مجھ کو

www.emarsiya.com

مجھ کو منظور خود شہادت ہے پیاسے رہنے میں خوب لذت ہے
یہ جفا راہِ حق میں راحت ہے (۶۳) پر اس اصغر کی غیر حالت ہے
مجھ پہ جو چاہنا ستم کرنا
لب مرے تر نہ مرتے دم کرنا

ننھی سی جان پر ترس کھاؤ بے زبانی پہ اس کی شرماؤ
شک ہو تم کو تو اس کو لے جاؤ (۶۴) تم ہی پانی اسے پلا لاؤ
دم نکلتا ہے جلد سیر کرو
آ کے لے جاؤ اب نہ دیر کرو

ظالمو! واسطہ پیمبر کا دم نکلتا ہے میرے دلبر کا
ترکرو حلق میرے اصغر کا (۶۵) جام دوں گا میں تم کو کوثر کا
حرملہ بولا آب ملتا ہے
ٹھہرو ٹھہرو جواب ملتا ہے

www.emarsiya.com

لے کے دو ٹانک کی کماں بے پیر آیا نزدیک اصغرِ بے شیر
تاکا حلقوم آہ جوڑ کے تیر (۶۶) متحیر ہوئے شہِ دلگیر
بچے کو گود میں چھپانے لگے
پشت مثلِ کماں جھکانے لگے

بولے کرتا ہے کیا غضب ظالم مارتا کیوں ہے بے سبب ظالم
پانی مانگیں گے ہم نہ اب ظالم (۶۷) سنتا تھا شہ کا کہنا کب ظالم
تیر ابرو کماں کو مارا
چھ مہینے کی جان کو مارا

[illegible] پہلو نے یکسر حلق بچے کا پار روئے سرور
ہاتھ کانپا امام کا تھر تھر (۶۸) سہم کر لپٹا باپ سے اصغرؑ
اشکِ خونیں نکال کر تڑپا
بانہیں گردن میں ڈال کر تڑپا

www.emarsiya.com

خون حلقوم سے نکلنے لگا ہاتھوں پر باپ کے اچھلنے لگا
دودھ اور خون کو اگلنے لگا (۶۹) باپ چہرے پہ خون ملنے لگا
منہ تو ننھا سا کھل گیا ہے
منکا گردن کا ڈھل گیا ہے

ہچکیاں زور زور لیں پیہم سانس بھر اس نے الٹی لی کم کم
گیا منہ پر پسینہ موت کا جسم (۷۰) تان کر ہاتھ پاؤں توڑا دم
باپ کا منہ الم سے زرد ہوا
مٹھیاں باندھ کر وہ سرد ہوا

شاہِ دیں بے قرار ہونے لگے منہ پہ منہ رکھ کے آہ رونے لگے
جانِ اصغرؑ کے غم میں کھونے لگے (۷۱) منہ کو اشکوں سے اپنے دھونے لگے
کہتے تھے بے زباں کی میت پر
باپ صدقے تری شہادت پر

www.emarsiya.com

فدیۂ خالقِ مجید ہوئے نیک طالع ہوئے سعید ہوئے
تجھ پہ ظلم و ستم شدید ہوئے (۷۲) کس غریبی سے تم شہید ہوئے
تم کو کیوں لے کے اپنے ساتھ آیا
تم گئے ہاتھ سے یہ ہاتھ آیا

روتے تھے شاہ ہنستے تھے ناری پردہ خیمہ کا اٹھا یکبارگی
نکلی فضہ بگریہ و زاری (۷۳) شہ کے پاس آئی درد کی ماری
بولی کیوں کرتے ہو بُکا حضرت
کہو اصغرؑ کو کیا ہوا حضرت

غم سے لونڈی کی جان جاتی ہے چلو زینبؑ تمہیں بلاتی ہے
خیمے سے بانو نکلی آتی ہے (۷۴) اور سکینہؑ بھی بلبلاتی ہے
مجھکو بھیجا ہے اس کی مادر نے
پوچھا ہے پانی پایا اصغرؑ نے

کیا کہوں اے خونادی بتلاؤ جو کہ فرمانا ہو وہ فرماؤ
منہ سے بولو نہ مجھکو رُلواؤ (۷۵) شکل اصغرؑ کی مجھکو دکھلاؤ
دیکھو خیمے میں شورِ محشر ہے
در پہ بنتِ نبیؐ کھلے سر ہے

کہا شہ نے گذر گئے اصغرؑ کیا بتاؤں کدھر گئے اصغرؑ
پیاسے کوثر ہی پر گئے اصغرؑ (۷۶) فضہ! جا کہدے مر گئے اصغرؑ
اب تو خیمے میں ہم نہ جاویں گے
اپنا پیاسا گلا کٹا دیں گے

اٹھے روتے ہوئے شہ دلگیر کھینچ لی تیغ شاہ خیبر گیر
چاہتے تھے کہ کھودیں قبر صغیر (۷۷) تڑپی ہاتھوں میں خود بخود شمشیر
بولی رو کر یہ کیا کیا حضرت
میں کہاں اور لحد کہاں حضرت

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

الحذر الحذر پناہ پناہ ۵۹۹ قبر مجھ سے نہ کھودئیے یا شاہ
جاناہے مجھکو پیش شیر الاہ (۷۸) آبرو خاک میں ملے گی آہ
آبرو دیجئے کرم کیجئے
حرملہ پر مجھے علم کیجئے

شہ نے فرمایا اے مرے ہمدم ایسی باتوں کا تو نہ کھا اب غم
مصلحت ہے یہی جو کرتے ہیں ہم (۷۹) ہوتا موقعہ تو تجھکو کرتے علم
مارتے آج ہم دلیروں کو
مرنے دیتے نہ اپنے شیروں کو

نوک سے کھودنے لگے پھر قبر دل پہ درد و الم کا چھایا ابر
رکھا ننھا سا مردہ اس میں بجبر (۸۰) خاک ڈالی تو دل ہوا بے صبر
خاک چہرے سے ہٹانے لگے
پھر گلے مردے کو لگانے لگے

www.emarsiya.com

کہتے تھے ہائے کیا کروں اصغر نکل تیری چھپاؤں میں کیونکر
پھر رکھا منہ کو قبر کے اندر (۸۱) آہ کی اور غش ہوئے سرور
کرتی تھی خیمہ سے نظر زینبؑ
نکل آئی برہنہ سر زینبؑ

کہتی تھی مرگئی نہ میں بھائی پھینکا چادر کو دوڑی وہ آئی
پیٹ کر اپنے سر کو چلائی (۸۲) نکلی بلوے میں دیکھو ماں جائی
آتی ہوں آخری میں خدمت کو
ابھی جانا نہ بھائی جنت کو

روک لے اے دبیر خامہ آہ حال اب اہل بزم کا ہے تباہ
روتی ہے روح شاہ عرش پناہ (۸۳) کہتی ہے مرحبا جزاک اللہ
مرثیے ایسے ہیں کہیں دیکھے
جو سنے وہ کبھی نہیں دیکھے

www.emarsiya.com